UNIVERSITY OF CAMBRIDGE INTERNATIONAL EXAMINATIONS
General Certificate of Education Advanced Subsidiary Level

URDU LANGUAGE **8686/02**

Paper 2 Reading and Writing **October/November 2012**

1 hour 45 minutes

Additional Materials: Answer Booklet/Paper

4691807205

READ THESE INSTRUCTIONS FIRST

If you have been given an Answer Booklet, follow the instructions on the front cover of the Booklet.
Write your Centre number, candidate number and name on all the work you hand in.
Write in dark blue or black pen.
Do not use staples, paper clips, highlighters, glue or correction fluid.

Answer **all** questions.
Write your answers in **Urdu**.
You should keep to any word limits given in the questions.
Dictionaries are **not** permitted.

At the end of the examination, fasten all your work securely together.
The number of marks is given in brackets [ ] at the end of each question or part question.

مندرجہ ذیل ہدایات غور سے پڑھیے۔

اگر آپ کو جواب لکھنے کی کاپی ملے تو اس پر دی گئی ہدایتوں پر عمل کریں۔
جواب لکھنے کی کاپی میں مہیا کی گئی جگہوں پر اپنا نام، سینٹر نمبر اور امیدوار کا نمبر لکھیں۔
صرف نیلے یا کالے رنگ کا قلم استعمال کریں۔
اسٹیپل، پیپر کلپ، ہائی لائٹر، گوند، کریکشن فلوئڈ مت استعمال کریں۔
لغت (ڈکشنری) استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

ہر سوال کا جواب دیں۔
اپنے جوابات اردو ہی میں لکھیں۔
آپ کا ہر جواب دی گئی حدود کے اندر ہونا چاہیئے۔
اگر آپ ایک سے زیادہ جوابی کاپیاں استعمال کریں، تو انہیں مضبوطی سے ایک دوسرے سے نتھی کر دیں۔
اس پرچے میں ہر سوال کے مارکس بریکٹ میں دیئے گئے ہیں: [ ]

This document consists of **5** printed pages and **3** blank pages.

© UCLES 2012
UNIVERSITY *of* CAMBRIDGE International Examinations

www.theallpapers.com

Section 1

مندرجہ ذیل عبارت پڑھیے پھر دیے گئے سوالوں کے جواب جہاں تک ممکن ہو اپنے **الفاظ میں** لکھیے۔

دوستی خدا کی بڑی نعمتوں میں سے ایک خاص نعمت ہے۔ مگر آج کوئی کسی کا دوست نہیں۔ اکثر مطلب کے یار ہیں۔ بندے کے غم گسار نہیں۔ سچا دوست تو دوست پر جان نثار کرنے پر تیار رہتا ہے اور زندگی کے اچھے اور بُرے اوقات میں دوستی نبھاتا ہے۔ مگر آجکل لوگ آسانی سے دوست بنا لیتے ہیں پھر مشکل وقت پر اس سے منہ پھیر لیتے ہیں۔ آج کے مشینی دور میں لوگ اپنے دوستوں کے لیے وقت نہیں نکالتے، وہ صرف اپنے مفاد کی خاطر کسی شخص سے دوستی کرتے ہیں پھر اپنا کام نکل جانے کے بعد اسے نظر انداز کر دیتے ہیں۔ یہ دوستی نہیں مفاد پرستی ہے۔

اکیسویں صدی کی سب سے اہم ٹیکنالوجی انٹرنیٹ ہے اور یہ دنیا کے کسی بھی حصے میں رہنے والے لوگوں کے لیے ایک دوسرے سے رابطہ کرنے کا زبردست ذریعہ بن چکا ہے۔ اس کے بے شمار فوائد میں سے ایک یہ ہے کہ لوگ گھر بیٹھے بیٹھے براہ راست اپنے عزیز و اقربا سے بات کر سکتے ہیں یا ای میل بھیج سکتے ہیں۔ آج ہی میں نے ایک بہت دلچسپ مضمون پڑھا جس نے مجھے دوستی کے مختلف پہلوؤں کے بارے میں سوچنے پر مجبور کیا۔ فیس بُک استعمال کرنے والوں کی تعداد 50 کروڑ تک ہو گئی۔ یعنی دنیا کی آبادی کے تقریباً دس فی صد لوگ فیس بُک استعمال کرتے ہیں۔ جو لوگ اس ویب سائٹ سے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ آپ کے صفحے پر دوست بنانے کی سہولت موجود ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اب لوگ ایک بٹن دبا کر کسی بھی انجان شخص سے دوستی کا وعدہ کر سکتے ہیں۔ مذکورہ مضمون کے مطابق کئی لوگوں کے ایک ہزار سے زیادہ فیس بُک فرینڈز ہیں۔ یہ کیسے دوست ہو سکتے ہیں؟ یہ تو ناممکن ہے کہ آپ اتنے سارے ''دوستوں'' سے براہِ راست رابطہ کریں اور مشکل وقت میں اُن کے کام آئیں۔ اس کے علاوہ ہم اپنے بچوں کو بار بار اس بات کی تلقین کرتے ہیں کہ وہ گھر کے باہر اجنبی لوگوں سے ملنے یا بات کرنے سے گریز کریں۔ لیکن ہم ان کے انٹرنیٹ کے دوستوں پر نظر نہیں رکھتے۔

یہ کہا جا سکتا ہے کہ دوستی ایک ایسے پودے کی طرح ہے جس کے پھلنے پھولنے کے لیے چند باتوں کا ہونا ضروری ہے۔ جس طرح پودے کو مٹی، پانی اور روشنی چاہیئے اسی طرح دوستی کے لیے اعتماد، بھروسہ اور وقت کی ضرورت ہے۔ یوں تو میرے جاننے والے سینکڑوں کی تعداد میں ہیں مگر چند ہی میرے سچے دوست ہیں۔

© UCLES 2012

www.theallpapers.com

۱۔ مندرجہ ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کیجیے کہ ان کے معنی واضح ہو جائیں۔

نعمت ۔ زبردست ۔ وعدہ ۔ دعویٰ ۔ شرط

[5]

۲۔ مندرجہ ذیل الفاظ کے متضاد الفاظ لکھیے۔

نظر انداز ۔ فوائد ۔ مجبور ۔ اجنبی ۔ روشنی ۔

[5]

۳۔ مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جواب اردو میں جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیے ۔

[ہر سوال کے بعد دیے گئے مارکس لکھے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ زبان کے معیار کے لیے اور ۵ مارکس تک دیے جا سکتے ہیں۔]

ا: ”مگر آج کوئی کسی کا دوست نہیں؟“ اس فقرے سے مصنف کی کیا مراد ہے؟ [3]

ب: انٹرنیٹ کے بارے میں مصنف کی کیا رائے ہے؟ [2]

ج: مضمون پڑھنے کے بعد مصنّف پر کیا اثر پڑا؟ [2]

د: فیس بک کے بارے میں مصنّف نے کن مشکلات اور خدشات کا اظہار کیا ہے؟ [4]

ر: آخری پیراگراف میں مصنف نے پودوں کی مثال کیوں دی ہے؟ وضاحت کیجیے۔ [4]

[Total: 15 + 5 for Quality of Language = 20 marks]

www.theallpapers.com

Section 2

مندرجہ ذیل عبارت پڑھیے پھر دیے گئے سوالوں کے جواب جہاں تک ممکن ہو اپنے **الفاظ میں** لکھیے۔

بچپن سے ہمیں یہ کہاوت بار بار سنائی گئی ہے کہ میرے دشمن کا دشمن میرا دوست ہے۔ اسی موضوع پر ایک دلچسپ انگریزی محاورہ یوں ہے کہ ایسے دوستوں کی موجودگی میں مجھے دشمنوں کی کیا ضرورت! اس سے یہ مراد ہے کہ کچھ نام نہاد دوست ایسے ہوتے ہیں جو آپ کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ آج کل لوگ سمجھنے لگے ہیں کہ کسی دوست پر بھروسہ کرنا خطرناک ثابت ہوسکتا ہے جب کہ دشمن کے بارے میں آپ کو یقین ہے کہ وہ آپ کا دشمن ہے۔

سیاسی حلقوں میں تاریخ گواہ ہے کہ ''میرے دشمن کا دشمن میرا دوست ہے۔'' دوسری جنگِ عظیم کے دوران امریکہ اور روس دونوں جرمنی کے خلاف لڑے۔ روسیوں کی بہادری اور قربانیوں سے امریکہ اور برطانیہ کو بہت ہی فائدہ پہنچا تھا لیکن جنگ ختم ہوتے ہی ان کے درمیان سرد جنگ کا آغاز ہوگیا۔ امریکہ اور روس کے سیاسی نظاموں میں بہت فرق تھا۔ امریکہ میں تو سرمایہ دارانہ نظام قائم ہے جب کہ روس میں کمیونزم رائج تھا۔ مگر آج کل ان دونوں ممالک کے درمیان دشمنی میں بہت کمی آگئی ہے اور ان کے تجارتی تعلقات بہتر ہوگئے ہیں۔

اس بات سے ساری دنیا واقف ہے کہ برّ صغیر میں پاکستان اور ہندوستان کے تعلقات اتنے خوش گوار نہیں رہے۔ لیکن دشمنی کئی شکلیں اختیار کر لیتی ہے۔ انفرادی، معاشی، معاشرتی اور سیاسی دشمنی کے علاوہ کھیل کے میدان میں بین الاقوامی ٹیموں کے مقابلے اس کی زبردست مثالیں ہیں جو مختلف ملکوں کے درمیان کشیدگی کی عکاسی کرتے ہیں۔ اس کی بڑی مثال کرکٹ کا کھیل ہے۔ انگلینڈ اور آسٹریلیا کی پرانی دشمنی مشہور ہے مگر در اصل یہ دشمنی نہیں یہ ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کا جذبہ ہے۔ دوسری طرف پاکستان اور ہندوستان کے درمیان ہونے والے مقابلے جنگ کے مترادف ہیں۔ بعض اوقات یہ مقابلے ان دونوں ممالک کے سیاسی بحران یا مشکل حالات میں منعقد ہوتے ہیں۔ اس پر شائقین کا جذباتی روّیہ ان مقابلوں میں کشیدگی اور بڑھا دیتا ہے۔ لیکن ان زبردست مقابلوں نے دونوں ممالک کے درمیان تعلقات بہتر بنانے کا موقع بھی دیا ہے۔ دونوں ممالک جب ۲۰۱۱ میں ورلڈ کپ کے سیمی فائنل میں پہنچے تو اس موقع پر بھارت کے وزیرِ اعظم نے پاکستان کے وزیرِ اعظم کو اپنے ساتھ مہمان خصوصی کی حیثیت سے میچ دیکھنے کی دعوت دی۔ اس موقع پر انہوں نے دوستانہ ماحول میں میچ دیکھا اور دونوں ملکوں کے درمیان دوستی قائم رکھنے پر زور دیا۔ امید ہے کہ مستقبل میں ان دونوں ممالک کے درمیان یہ کشیدگی دوستی میں بدل جائے گی۔

www.theallpapers.com

۴۔ مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جواب اردو میں جہاں تک ممکن ہو **اپنے الفاظ میں** لکھیے۔
[ہر سوال کے بعد دیئے گئے مارکس لکھے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ زبان کے معیار کے لیے اور ۵ مارکس تک دیے جا سکتے ہیں۔]

ا: پہلے پیراگراف میں ''نام نہاد دوست'' سے مصنّف کی کیا مراد ہے؟ [2]

ب: (i) مصنّف نے دوسری جنگ عظیم کا ذکر کیوں کیا؟ وضاحت کیجیے۔ [3]

(ii) اس کے بعد کیا ہوا؟ [2]

ج: کرکٹ کے متعلق عبارت میں دی گئی دو مختلف مثالوں کا موازنہ کیجیے۔ [2]

د: ورلڈ کپ سیمی فائنل کے موقع پر کیا خاص بات ہوئی؟ [4]

ر: اس عبارت میں ابتداء سے اختتام تک دوستی کے بارے میں مصنف کے خیالات میں کیا تبدیلی آئی؟ [2]

[Total: 15 + 5 for Quality of Language = 20 marks]

۵۔ (الف) دونوں اقتباسات کے حوالے سے دوستی کے مثبت اور منفی پہلوؤں کا موازنہ کیجیے۔ [10]

(ب) آپ کی رائے میں دوستی برقرار رکھنے کا راز کیا ہے؟ [5]

سوال کے دونوں حصوں کے جواب مجموعی طور پر ۱۴۰ الفاظ پر مشتمل اردو میں لکھیے۔

[اس کے علاوہ زبان کے معیار کے لیے ۵ مارکس تک دیے جا سکتے ہیں: [5]]

[Total: 15 + 5 for Quality of Language = 20 marks]

© UCLES 2012

www.theallpapers.com

BLANK PAGE

© UCLES 2012

www.theallpapers.com

BLANK PAGE

www.theallpapers.com

BLANK PAGE

Permission to reproduce items where third-party owned material protected by copyright is included has been sought and cleared where possible. Every reasonable effort has been made by the publisher (UCLES) to trace copyright holders, but if any items requiring clearance have unwittingly been included, the publisher will be pleased to make amends at the earliest possible opportunity.

University of Cambridge International Examinations is part of the Cambridge Assessment Group. Cambridge Assessment is the brand name of University of Cambridge Local Examinations Syndicate (UCLES), which is itself a department of the University of Cambridge.

© UCLES 2012

www.theallpapers.com